سوال

(929) اقامت ہونے پر فجر کی سنتوں کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فجر کی نماز کے وقت وضو کر رہا تھا۔اتنے میں جماعت کھڑی ہوگئی۔اب یہ آدمی کیا کرے سنّت ادا کرے یا جماعت میں شامل ہوجائے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرضوں کے بعد سنّتوں کےلئے طلوع آفتاب کی انتظار ثابت نہیں۔ہاں فرضوں کے بعد سنتیں ثابت ہیں۔ابوداؤد وغیرہ میں ہے کہ ایک شخص نے فرضوں کے بعد اسی وقت سنتیں پڑھیں۔آپ نے فرمایا کیا اکٹھی دو نمازیں پڑھتا ہے۔اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے پہلے سنتیں نہیں پڑھیں۔فرمایا فلااذًا پس اس وقت کوئی حرج نہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ فرضوں کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنا جائز ہیں۔

امام شوکانیؒ نیل الاوطار جلد2 صفحہ 276 میں اس کی تائید میں لکھتے ہیں :

اخرجه ابن حزم فی المحلی من روایه الحسن بن ذکوان عن عطاء بن ابی رباح عن رجل من الانصار قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رجلاً یصلی بعد الغداةِ فقال یا رسول اللہ لم اکن صلّیت رکعتی الفجر فصلیتهما الان فلم یقل له شیئاً قال العراقی واسناده حسن۔»

یعنی ابن حزمؒ نے محلی میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کے بعد سنّتیں پڑھتے دیکھا۔اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے سنّتیں فجر کی نہیں پڑھی تھیں اب پڑھی ہیں۔آپ نے اس کو کچھ نہیں کہا۔اس حدیث کی اسناد اچھی ہے۔

یہ حدیث دلیل ہے کہ فجر کی سنّتیں فرضوں کے بعد پڑھنی درست ہیں۔اور نماز سے پہلے اقامت کے بعد سوائے اس نماز کے جس کی اقامت ہوئی ہے۔دوسری نماز منع ہے چنانچہ حدیث میں ہے۔«فلاصلوة الاالمکتوبة» اور ایک روایت میں ہے «الاالتی اقیمت» (منتقی باب النہی عن التطوع بعد الاقامة) یعنی اقامت کے بعد وہی نماز ہے جس کی اقامت ہوئی ہے۔

جولوگ اقامت کے بعد سنّتوں کے جواز پر بیہقی کی یہ روایت پیش کرتے ہیں «اذااقیمت الصلوة فلاصلوة الاالمکتوبة الارکعتی الصبح» یعنی اقامت کے بعد صرف وہی نماز فرض ہے جس کی اقامت ہوئی ہے مگر دو سنتیں فجر کی۔

یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ یہ روایت قابل استدلال نہیں۔ بیہقی خود اس کی بابت لکھتے ہیں۔ «ہذہ الزیادۃ لا اصل لہا» (یعنی یہ لفظ (مگر دو سنتیں فجر کی) بے اصل ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور اس کی اسناد میں دو راوی حجاج بن نصر اور عباد بن کثیر ضعیف ہیں (نیل الاوطار)

علاوہ اس کے بعض روایتوں میں فجر کی سنتوں کی ممانعت آئی ہے چنانچہ اس حدیث «فلا صلوۃ الا المکتوبۃ» ۔ میں ابن عدی نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں۔ « قیل یارسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدی فی ترجمۃ یحیی بن نصر بن حاجب واسنادہ حسن عون الباری» شرح بخاری جلد 2 صفحہ 315 ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا اقامت کے بعد فجر کی سنتیں بھی نہ پڑھے۔ فرمایا فجر کی سنتیں بھی نہ پڑھے اور اس کی اسناد اچھی ہے۔

دیکھیئے اس روایت میں فجر کی سنتوں کا نام لے کر منع کر دیا ہے اس سے واضح تر دلیل کیا ہوگی۔ پھر اس کی اسناد بھی اچھی ہے اور نیل الاوطار جلد 2 صفحہ 331 میں بھی یہ (نام لے کر فجر کی سنتیں منع کرنے کی روایت) ذکر کی ہے مگر حوالہ بیہقی کا دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ روایت دونوں کتابوں (ابن عدی اور بیہقی) میں ہے مگر نیل الاوطار میں بیہقی کی اسناد کے متعلق لکھا ہے۔

«وفی اسنادہ مسلم بن خالد الزنجی وہو متکلم فیہ وقد وثقہ ابن حبان واحتج فی صحیحہ»

یعنی اس کی اسناد میں مسلم بن خالد زنجی ہے۔ اس میں کچھ کلام ہے لیکن ابن حبان نے اسکو ثقہ کہا ہے اور اپنی کتاب صحیح میں اس کی اسناد کو قابل استدلال سمجھا ہے بہر صورت یہ روایت روایت بیہقی والی مذکورہ بالا روایت (گر دو سنتیں فجر کی) سے راجح ہے۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ اقامت کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنی منع ہیں۔ اگر رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے۔

وباللہ التوفیق

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد01